السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا روزہ کی حالت میں ناجائز گفتگو کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اگر ہم اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کو پڑھیں:

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ كُتِبَ عَلَيۡكُمُ ٱلصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى ٱلَّذِينَ مِن قَبۡلِكُمۡ لَعَلَّكُمۡ تَتَّقُونَ ۱۸۳ ... سورة البقرة

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو تم پر اسی طرح روزے فرض کیئے گئے ہیں جس طرح پہلی امتوں پر فرض تھے تاکہ تم متقی بن جاؤ۔''

اس آیت مبارکہ سے ہمیں معلوم ہوا کہ روزہ کی حکمت تقویٰ، اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے۔ تقویٰ دراصل حرام چیزوں کو چھوڑنا ہے۔ یعنی بغیر کسی شرط کے تمام تاکید کردہ امور کی پابندی کرنا اور منع شدہ امور سے باز رہنا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(من لم یدع قول الزور والعمل بہ فلیس للہ حاجة فی ان یدع طعامہ وشرابہ)

''جو شخص جھوٹ بولتا، اس پر عمل کرتا ہے اور جہالت کے کام کرنا نہیں چھوڑتا تو اللہ کو اس بات کی کوئی پرواہ نہیں ہے کہ وہ کھانا پینا چھوڑ دے۔''

مذکورہ بالا الفاظ سے معلوم ہوا کہ روزہ دار کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنی تمام تر گفتگو اور تمام کاموں میں تمام محرمات سے اپنے آپ کو دور رکھے۔ غیبت نہ کرے، جھوٹ نہ بولے، چغلی نہ کرے، حرام چیزوں کو فروخت نہ کرے۔ اور خود بھی تمام حرام چیزوں سے دور رہے، جب پورا مہینہ آدمی ان چیزوں سے دور رہے تو امید ہے کہ اس کا نفس سال کے بقیہ مہینوں میں بھی ان چیزوں سے اللہ کے فضل وکرم سے محفوظ رہے گا۔

لیکن انتہائی افسوسناک امر یہ ہے کہ بہت سارے روزہ دار رمضان اور غیر رمضان میں کوئی فرق نہیں کرتے، وہی جھوٹ، بے ہودہ گفتگو، دھوکہ وغیرہ اپنی عادت کے مطابق بدستور جاری رہتا ہے۔ ان کے اوپر رمضان المبارک کا کوئی اثر اور وقار نہیں ہوتا۔ بلاشبہ مندرجہ بالا اعمال روزے کو نہیں توڑتے۔ مگر اس کے اجر وثواب میں کمی ضرور آجاتی ہے۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ جب کثرت سے ان اعمال کی پرواہ نہ کی جائے تو روزے کا اجر ہی ضائع ہو جائے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ الصیام

صفحہ: 66

محدث فتویٰ